

# اپنی بات

اردو زبان و ادب اور صحافت کا ہندوستان کی جنگ آزادی میں نمایاں رول رہا ہے۔ آزادی کی اس جنگ میں ملک کے جیالوں کے ساتھ ساتھ شریک ہو کر مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا ظفر علی خاں نے اپنے اخبارات و رسائل میں جوش و جذبے سے بھرپور مضامین شائع کیے۔ ان مضامین کی اشاعتوں کے سبب ان کے اخبارات و رسائل پر پابندیاں لگیں اور انہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ مولانا حسرت موہانی نے تو اپنے اردوئے معلیٰ کو جنگ آزادی کی خدمات کے لیے پوری طرح وقف کر دیا تھا۔ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ جنگ آزادی کا پُر شکوہ اور پر جلال نعرہ انقلاب زندہ باد بھی مولانا حسرت موہانی نے سب سے پہلے لگایا تھا۔ یہ تمام عظیم صحافی اپنے اخبارات میں آزادی کے شیدائیوں و متوالوں اور مظلوموں و بیگسوں کی آواز بن گئے تھے، بلکہ یہ بات بالکل درست ہے کہ آزادی کے لیے عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے اور ان کے دلوں میں جوش و جذبہ کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اردوئے معلیٰ، ہمدرد، اہلال اور زمیندار کے صفحات کے صفحات اس بات پر شاہدِ عدل ہیں کہ ہندوستان کی جنگ آزادی میں اردو زبان و ادب کے علم برداروں نے اپنے مضامین اور منظومات کے ذریعہ نہ صرف قوم کو جگانے کا کام کیا، بلکہ ان کی ہر ہر قدم پر رہنمائی بھی کی۔ زندگی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانے والے ان جیالوں کو ہمیں سلام کرنا چاہیے اور ہمہ وقت ان کے کارناموں کی بازگشت ہوتی رہنی چاہیے تاکہ نئی نسل بھی ان کے کارناموں سے واقف و روشناس ہوتی رہے۔

اردو جو ہماری جمہوری، تہذیبی، لسانی اور ثقافتی زبان ہے، اس کے مزاج و کردار میں نعرہ حق کا غلغلہ پوشیدہ ہے۔ جب یہ نمائندہ زبان خاک وطن کے ہر ذرے کو دیوانہ بنا لینے کی آرزو دلوں میں پیدا کرتی ہے تو جوش و جذبہ سے سرشار جنوں خیزوں کا قافلہ جوق در جوق اس کے جلو میں بڑھتا جاتا ہے۔ تحریک آزادی کے مختلف مرحلوں کی جھلکیوں سے اردو ادب کی تاریخ بھری بڑی ہے۔ محققین کو اس کی چھان پھکن کر سامنے لانے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری نسل اردو ادب کے جیالوں سے، ان کی آزادی ہند کے لیے خدمات سے پوری طرح واقف ہو سکے۔ اس لیے کہ ہمارے ان مجاہدین آزادی کی تحریروں نے ہی قوم میں وہ جوش و جذبہ بھردیا تھا کہ برطانوی سامراج کی غلامی کا طوق اتارنے کے لیے قوم متحد ہو گئی اور ہماری تہذیبی قدریں اس طرح ایک جگہ جمع ہو گئیں کہ جیسے وہ ہمیشہ سے ایک ساتھ رہتے آئے تھے۔ ان میں رنگ و نسل اور شیخ و برہمن کا فرق ختم ہو گیا اور جنگ آزادی کے جوشیلے نغموں نے بلاشبہ برطانوی ایوان اقتدار کو لرزہ برانداز کر دیا۔ آزادی کے تمام متوالوں کو ہمارا بہترین خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ہم آزادی کی قدر کریں اور ملک و قوم کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے خود کو تعلیمی، معاشی اور بنیادی سطح پر مضبوط کریں تاکہ ملک و قوم دونوں کامیاب و کامران ہوں اور مرغانِ چمن کھلی فضاؤں میں آزاد اڑان بھرتے پھریں۔ تمام قارئین کو جشن آزادی کی بہت بہت مبارکباد۔

اردو اکادمی، دہلی کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ گزشتہ دنوں تقریبِ عیدِ ملن کا انعقاد بھی اسی کا حصہ ہے۔ اس لیے کہ یہ ہماری ثقافت و تہذیب سے جڑا ہوا ہے۔ اس سے ہمارے ملک کی تہذیب و ثقافت بھی وابستہ ہے۔ یقیناً اس سے آپسی بھائی چارہ بڑھتا ہے اور ہمارے ملک کی کثیر جہتی ثقافت پروان چڑھتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح ایوانِ اردو کو آپ تاثراتی خطوط کا انتظار ہے۔

— (اورہ)

اگست ۲۰۱۸

ایوانِ اردو، دہلی